مولانا سیّد ابو الحسن علی ندویؒ
اپنی تصانیف کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد جنید☆

حرفِ آغاز

بیسویں صدی میں امت مسلمہ کے علمی اور دینی افق کو درخشاں کرنے والے ایک ستارے کا نام ''مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ '' ہے۔سید ابوالحسن علی ندوی جو مولانا علی میاں(۱) کے نام سے زیادہ معروف اور مقبول ہوئے، ایک نامور عالم دین ومربی، ایک بلند پایہ مصنف ومفکر، ایک سحر انگیز خطیب وزعیم، ایک دردمند مبلغ و مصلح، ایک منفرد مؤرخ وسیرت نگار اور صاحب طرز ادیب تھے۔مولانا علی میاںؒ علم وفضل، سنجیدگی فکر ونظر، اخلاص وتقوی، عبادت و ریاضت اور خشیت وطاعت جیسی صفات کا مرقع تھے۔بلاشبہ، اِن تمام اوصافِ حمیدہ کے مجموعے نے ہی اُنہیں بیسویں صدی کے احیاے اسلام کے معماروں میں ایک منفرد مقام پر فائز کیا ہے(۲)۔مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات وافکار کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک زخیم کتاب کا تقاضا کرتا ہے،لہذا زیرِ نظر مقالے میں اختصار کے ساتھ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حالاتِ زندگی ،تعلیم وتربیت اوران کی تدریسی اور علمی خدمات کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے.

حالاتِ زندگی

سیّد ابوالحسن علی ندویؒ ۶ محرم ۱۳۳۳ھ/(۳)۲۴ نومبر ۱۹۱۴ء(۴) رائے بریلی، یوپی، انڈیا میں پیدا ہوے اور ۲۳ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک/۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو اس

☆ سربراہ، شعبۂ لازمی مضامین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

جہانِ فانی سے انتقال فرما گئے (۵)۔ مولانا علی میاں ایک ایسے معزز و محترم خانوادۂ سادات میں پیدا ہوئے جو رشد و ہدایت اور دعوت و جہاد میں بڑا نام رکھتا تھا۔ اس خانوادے کا سلسلہ نصب حضرت حسنؓ بن علیؓ ابنِ ابی طالب کے ساتھ جا ملتا ہے۔ مجاہد ملت حضرت سیّد احمد شہید کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا (۶)۔ مولانا علی میاں کے والد اور والدہ دونوں علم و تقوی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ کے والد مولانا حکیم سید عبد الحیٔ لکھنوی (م ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۳ء) ''نزھۃ الخواطر''(۷) جیسی کتاب کے مؤلف تھے جو پانچ ہزار نامور ہندوستانی مسلمانوں کے تذکرے پر مشتمل ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب ''گلِ رعنا'' بھی آپ ہی کی تالیف ہے جو اردو کے نامور شعراء کا پہلا مربوط تذکرہ ہے۔ مولانا حکیم سید عبد الحیٔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم اور دینی اور علمی حلقوں میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ مولانا علی میاں کی والدہ ''سیدہ خیر النساء'' انتہائی پاک باز اور نیک سیرت خاتون تھیں، حافظۂ قرآن اور شاعرہ بھی تھیں۔ ان کی حمد و نعت کا ایک مجموعہ ''بابِ رحمت'' جو ۱۹۲۵ء / ۱۳۴۳ھ میں (۸) اور ''حسن معاشرت'' کے نام سے خواتین کے لیے ایک مفید اور مختصر کتاب بھی شائع ہوئی تھی (۹)۔

۲۔ تعلیم و تربیت

مولانا علی میاں کی عمر صرف ۹ سال تھی جب ان کے والد مولانا سید عبد الحیٔ کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ مولانا علی میاں کی تعلیم و تربیت، رائے بریلی میں ان کی والدہ نے اور لکھنؤ میں ان کے برادرِ بزرگ ڈاکٹر عبد العلیٰ نے کی، جو دینی اور دنیاوی علوم کے جامع تھے اور ندوۃ العلماء کے ناظم بھی رہے (۱۰)۔ مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ نے اپنی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا۔ پھر عربی، فارسی اور اردو میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ، دار العلوم دیوبند اور مدرسہ قاسم العلوم لاہور سے دینی علوم کو مکمل کیا (۱۱)۔ سید رضوان علی ندوی کے بیان کے مطابق مولانا علی میاں نے، سال یا دو سال، عربی و انگریزی کی پرائیویٹ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ اور منظم تعلیم کی ابتداء اگست ۱۹۲۶ء / ۱۳۴۵ھ میں لکھنؤ یونیورسٹی سے کی تھی جو ۱۹۲۹ء / ۱۳۴۸ھ میں فاضل عربی کی سند کی صورت میں ختم ہوئی (۱۲)۔ مولانا علی

میاںؒ کے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں: شیخ خلیل بن عرب الیمنی، مولانا حیدر حسن خان ٹونکی، مولانا شبلی جیراج پوری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا حسین احمد مدنی (۱۳)۔

تدریسی خدمات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تدریسی خدمات کو دو ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا دور، ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ / یکم اگست ۱۹۳۴ء سے ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء کا ہے، جب مولانا علی میاں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں عربی ادب اور تفسیر و حدیث کے علاوہ منطق اور اسلامی تاریخ کے استاد تھے۔ اِس دور کا اختتام ان کی عملی و دعوتی تحریک کے قیام اور مصروفیات کی وجہ سے ہوا، جس کا مقصد طلباء میں اسلامی اقدار کا احیاء تھا۔ مولانا کی مستقل تدریسی خدمات کا دوسرا دور بھی ندوہ ہی کا ہے، جو یکم رمضان ۱۳۶۲ھ / یکم ستمبر ۱۹۴۳ء سے ۲۹ ذوالقعدہ ۱۳۶۴ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء تک کا ہے۔ اس دور کے انقطاع کا سبب بھی ان کی دعوتی اور تبلیغی مصروفیات تھا لیکن مولانا علی میاں ۱۹۴۳ء / ۱۳۶۲ھ سے ۱۹۵۰ء / ۱۳۶۹ھ کے عرصے میں ادارۂ تعلیماتِ اسلامی لکھنؤ کے مرکز میں قرآن و حدیث پر خصوصی لیکچرز دیتے رہے۔ اِن لیکچرز کے منقطع ہونے کا سبب مشرقِ وسطیٰ کا سفر اور جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی منتقلی بنا۔ مولانا علی میاں ۱۹۵۱ء / ۱۳۷۰ھ میں ندوۃ العلماء کے مہتمم ہوئے۔ ۱۹۵۲ء / ۱۳۷۱ھ میں بیرونی دوروں سے وطن واپسی پر مرکز تبلیغی جماعت، کچہری روڈ، لکھنؤ میں سلسلۂ تدریس دوبارہ شروع ہوا، لیکن بعض نامعلوم وجوہ کی بنا پر طویل عرصے تک منقطع رہا اور پھر دوبارہ ۱۹۹۲ء / ۱۴۱۲ھ میں جاری ہوا۔ پھر یہ سلسلۂ تدریس مولانا کی زندگی کے آخری ایام میں ماہِ رمضان میں اپنے ہی گھر پر دائرہ شاہ علم اللہ ہوتا رہا، جو ۱۹۹۸ء / ۱۴۱۸ھ میں شدید علالت کے باعث منقطع ہو گیا (۱۴)۔

علمی خدمات

مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کی علمی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنے کے لیے طویل وقت اور وسیع قرطاس کی ضرورت ہے۔ مولانا علی میاںؒ اُمت مسلمہ کے لیے

،اپنی عربی اور اردو تصنیفات اور تحقیقات کا عریض ،عمیق ،متنوع اور قیمتی ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔آپ کے قلم نے اردو اور عربی دونوں زبانوں میں یکساں سلاست وسہولت سے ایسا ادبی اسلوب پیدا کیا ہے جس کی خوشبو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ذیل میں مولانا علی میاںؒ کی اُن معروف تالیفات ،تصنیفات ،خطبات اور تقاریر کا تعارف پیش کیا جائے گا ،جو یا تو عربی سے اُردو زبان میں منتقل ہو چکی ہیں یا اُردو زبان میں ہی لکھی ہوئی یا کی گئی تقاریر ہیں ،اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ان کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔اِس مقالے کی تحریر کا مقصد مولانا علی میاںؒ کی علمی خدمات کا مختصر تعارف کرانا ہے.

اُردو تالیفات وتصنیفات

(۱) ابلیس کی مجلسِ شوریٰ: یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مضمون ہے ،اِس کا ترجمہ ''مولوی شمس تبریز خاں'' نے کیا ہے ،جواب ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی'' کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام ،کراچی ،نے شائع کیا ہے (۱۵)۔

(۲) ابوجہل کی نوحہ گری: یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مضمون ہے۔اِس کا ترجمہ ''مولوی شمس تبریز خاں'' نے کیا ہے ،جواب ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی'' کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام ،کراچی ،نے شائع کیا ہے (۱٦)۔

(۳) ارکانِ اربعہ: ''الارکان الاربعۃ'' مولانا علی میاں کے قلم سے ،اسلام کے بنیادی ارکان پر لکھی جانے والی مبسوط اور منفرد عربی کتاب ہے۔اس کتاب کا اردو ترجمہ ''ارکانِ اربعہ'' کے نام سے ''مجلس نشریاتِ اسلام'' ،کراچی ،نے شائع کیا ہے (۱۷)۔

(۴) اسلام کے قلعے: یہ مولانا علی میاں کے رسالہ ''الفرقان'' اور ''الندوۃ'' میں شائع ہونے والے چند اردو مضامین ہیں۔مولانا نے اِن میں دینی مدارس کو چلانے کے مقاصد بیان کیے تھے اور نصاب میں ترامیم کے لیے تفصیلی تجاویز اور بعض نقائص اور خطرات سے بھی آگاہ کیا تھا (۱۸)۔

(۵) اصلاحیات: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔اس کتاب میں حیاتِ انسانی

کی اصلاح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶) اقبال اورعصری نظام تعلیم: یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مقالہ ہے ،جس کا ترجمہ ''مولوی شمس تبریز خاں'' نے کیا ہے ۔اب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی'' کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔ یہ عربی مقالہ قاہرہ یونیورسٹی، (سابق جامعۃ فواد الاول) میں ۵، رجب ۱۳۷۰ھ / ۱۰، اپریل ۱۹۵۱ء کو پڑھا گیا(۱۹)۔

(۷) اقبال اورمغربی تہذیب وثقافت: اصلاً عربی مقالہ ہے ،لیکن اب ،مولانا کی کتاب ''مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش'' سے ماخوذ ہے اور کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے،اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۲۰)۔

(۸) اقبال درِدولت پر: اصل میں یہ مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے، جو ''اقبال فی مدینۃ الرسول'' کے عنوان سے ۱۹۵۶ء/۱۳۷۵ھ میں دمشق ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوا تھا۔ اِسی عربی مضمون کو مولانا علی میاں نے اضافوں کے ساتھ، اُردو زبان کے خوب صورت قالب میں ڈھالا ہے جو ''اقبال درِدولت پر'' کے نام سے اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اِس مضمون میں مصنف نے علامہ اقبال کی نظم ''ارمغانِ حجاز'' کے مختلف حصوں سے، جسے وہ اُقبال کے خیالی سفر حرمین الشریفین کی روداد قرار دیتے ہیں، اقبال کے اس روحانی سفر کی تفصیل کو دل نشیں انداز سے مرتب کیا ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۲۱)۔

(۹) اقبال کا پیغام بلادِ عربیہ کے نام: اِس عربی مقالے کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا، جو اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۰) اقبال کی شخصیت کے تخلیقی عناصر: یہ عربی مقالہ ۲۸ مارچ، ۱۹۵۱ء/ جمادی الاولی،

۱۳۷۰ھ کو قاہرہ کے مشہور تعلیمی مرکز اور دانش گاہ، دارالعلوم میں پڑھا گیا۔ اِس مقالے کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا، جواب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۲۲)۔

(۱۱) اقبال کا نظریۂ علم وفن: ۱۹۵۰ء/۱۳۶۹ھ میں حجاز، مصر اور شام کے ایک سالہ قیام کے دوران مولاناؒ نے ''اقبال اور اُن کے فکر وفن'' سے متعلق چند مقالات لکھے، جو دارالعلوم، اور قاہرہ یونیورسٹی میں پڑھے گئے۔ان کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا، جواب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۲۳)۔

(۱۲) اندلس: مولانا کے دور طالب علمی کا ایک مضمون ہے جس کا حوالہ تو خود مولانا نے دیا ہے، لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی ہے (۲۴)۔

(۱۳) ''انسانِ کامل'' اقبال کی نگاہ میں: یہ اصلاً اُس عربی مقالے کا دوسرا حصہ ہے جو مولانا نے قاہرہ یونیورسٹی (سابق جامعۃ فواد الاول) میں ۵، رجب ۱۳۷۰ھ / ۱۰، اپریل ۱۹۵۱ء کو پڑھا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا، جواب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۲۵)۔

(۱۴) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج زوال کے اثرات: مولانا نے یہ عربی کتاب ''ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین'' ۱۹۴۷ء میں لکھی۔اس عربی کتاب نے سارے عالم عرب سے خراج تحسین وصول کیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۰ء/۱۳۶۹ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی (۲۶)۔اور اسے ''دارالقرآن الکریم''، سوریہ، (شام) نے بھی ۱۹۷۷ء میں شائع کیا ہے۔ یہ بیسویں صدی کی سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ہے۔اس کا اردو ترجمہ ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج زوال کے اثرات'' کے نام سے اور دیگر کئی زبانوں میں بھی ہوا ہے (۲۷)۔ یہ کتاب اب ایک ''Classic Book'' کی حیثیت رکھتی ہے۔اِس کتاب کی دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک

خصوصیت یہ ہے کہ اُس زمانے کے عظیم مجاہد اور مفکر اسلام سید قطب شہید نے اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے، جو قابل ستائش ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے بھی شائع کیا ہے۔

(۱۵) ایک لمحہ جمال الدین افغانی کے ساتھ: یہ مولاناؒ کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے، جو اب ان کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۲۸)۔

(۱۶) پا جا سراغِ زندگی: مولانا نے اس کتاب میں ایک اہم ترین مسئلے کو اُجاگر کیا ہے۔ اُن کی نظر میں بیسویں صدی میں عالم اسلام کو درپیش سب سے اہم معرکہ، اسلام اور مغربیت کی کشمکش ہے اور اِس وقت نظام حکومت پر قابض طبقے، سواد اعظم اور عام مسلمانوں کے درمیان بھی ایک بڑی کشمکش برپا ہے۔ آج دنیا کی زمام کار جس طبقے کے ہاتھ میں ہے، اُس کے خیال میں اسلام اپنی ساری افادیت کھو چکا ہے، لہذا آج کے دور کا سب سے اہم معرکہ یہ ہے کہ اسلامی نظام حیات کی حقانیت و افادیت کو ثابت کرنے کے لیے علم و عمل کا وہ معیاری نمونہ سامنے آئے کہ زمانہ خود آگے بڑھ کر اِسے قبول کر لے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس گراں قدر تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا(۲۹)۔

(۱۷) پرانے چراغ: اِس تالیف میں مولانا نے بعض اُن شخصیات کا تذکرہ کیا ہے، جن میں باہم فکری آویزش رہی ہے یا جن سے خود مولانا علی میاں کے فکری اختلافات تھے(۳۰)۔ اِس تالیف کے صفحات ۲۰۷۔۲۱۸، میں مولانا کا اپنے استاد ''مولانا خلیل عرب'' کی یاد میں لکھا ہوا مقالہ بھی شامل ہے۔

اس کتاب کو ''مکتبہ فردوس'' لکھنؤ، نے ۱۹۷۵ء، اور، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا ہے(۳۱)۔ جنرل ضیاء الحق کو مسجد اقصیٰ کا ماڈل پیش کرتے وقت جو الفاظ ادا کیے وہ اُن کے جذبۂ ایمانی، امت سے محبت اور حق و باطل کی کشمکش میں مسلمانوں کے کردار کے بارے میں اُن کے تصور کی عکاسی کرتے تھے(۳۲)۔

(۱۸) تاریخ دعوت و عزیمت: مولانا کی یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ۱۹۵۴

میں تصنیف کی گئی ۔ اسے دارالمصنفین ،لکھنؤ نے شائع کیا تھا(۳۳) ۔ اِس جلد میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے حکمرانوں کی حالت زار کا بیان ملتا ہے ۔ کتاب میں بنواُمیہ اور بنوعباس کے دورحکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے ۔ حکمرانوں کے بے لگام اختیارات ، جبراور تعیش ، دین اور سیاست کی عملی تفریق ، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاح حال کی کوششیں ، مسلمانوں کے زوال کے اثرات ، یہ موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں ۔ پھر فتنۂ تاتار اور اسلام کی ایک نئی آزمائش کا ذکر ہے ، پھر اہم دینی اور فکری شخصیات کا تذکرہ ہے ۔ دو جلدیں سیرت سید احمد شہید پر مشتمل ہیں ۔ کتاب کی تیسری جلد ''مشائخ چشت'' کے حالات پر مبنی (۳۴) کتاب کی دوسری ، چوتھی ، اور پانچویں جلد تین عظیم اسلامی شخصیات ، ابن تیمیہؒ ، مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ پر ہیں ۔ یہ کتاب علم الرجال یا سوانح حیات نہیں ، بلکہ دعوت اسلامی کی تحریک کو دوسری صدی ہجری سے تسلسل اور تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے جس کی آخری کڑی سید احمد شہید کی تحریکِ اصلاح و جہاد ہے ۔ اِس کتاب کو فکر اسلامی کی تاریخ بھی کہا جاتا ہے (۳۵) ۔ یہ کتاب عربی زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہے ۔ یہ کتاب مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام دارالعلوم ندوۃ العلماء ،لکھنؤ نے ۱۹۶۳ء ، اور مجلس نشریاتِ اسلام ، کراچی ، نے ۱۹۷۸ء میں شائع کی ۔ اس کا انگریزی ترجمہ "Saviours of Islamic Spirit" کے نام سے بھی ہو چکا ہے (۳۶) ۔

(۱۹) تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب : یہ مولانا علی میاں کے عربی خطبات کا ایک سلسلہ تھا جو اب عربی کتاب کی شکل میں چھپ چکا ہے ۔ اِس کا نام معلوم نہیں ہو سکا ۔ اِس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے ''تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب'' کے عنوان سے کیا ہے ۔ کتاب مختصر ، جامع اور بے حد مفید معلومات پر مشتمل ہے ۔ اِس کتاب میں حضرت ابراہیمؑ ، حضرت یوسفؑ ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کی حکمتِ تبلیغ کا اسلوب اور اُن کے ایمان افروز تجربات کو بیان کیا گیا ہے ۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام ، کراچی ، نے شائع کیا ہے (۳۷) ۔

(۲۰) تحفۂ پاکستان : کتاب کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کی مولانا پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے؟ انہیں کیا توقعات وابستہ تھیں؟ اہل پاکستان کے فکر ونظر میں کیا جھول ہے؟

اُنہیں منزل کے حصول کے لیے کیا کرنا چاہیئے ؟ ۔ یہ کتاب ''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی، نے ۱۹۷۹ء میں شائع کی (۳۸)۔

(۲۱) تذکرہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی: مولانا علی میاں نے عصر حاضر کے بزرگ مشائخ کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں، جو ایک علیحدہ تاریخی اور صوفیانہ کام ہے ۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ سید ابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۳۹)۔

(۲۲) تزکیہء واحسان یا تصوف وسلوک: یہ کتاب تزکیۂ نفس کی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے ۔ مصنف نے اس کتاب میں تصوف وسلوک یا الفاظ دیگر تزکیۂ نفس کو الہامی نظام سے تعبیر فرمایا ہے ۔ ان کے نزدیک اخلاق کی پاکیزگی اِسی نظام کی بدولت حاصل ہوسکتی ہے ۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۴۰)۔

(۲۳) تعمیرِ انسانیت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۴) تہذیب وتمدن پر اسلام کے احسانات: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۵) جب ایمان کی بہار آئی: یہ اصلاً عربی کتاب ''اذاھبت ریح الایمان'' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کے لیے لکھی گئی تھی ۔ ۱۹۵۳ء/۱۳۷۲ھ میں، مولانا علی میاں نے تحریک اصلاح و جہاد کی اثر انگیز تاریخ کو سادہ عربی زبان میں مرتب کرنا شروع کیا تاکہ اسلامی تحریک کے قائد ''سید احمد شہید'' کا مقام و مرتبہ اور مومنانہ ومجاہدانہ کردار عربوں کے سامنے آجائے ۔ بعد میں اِس کتاب کو مولانا کے برادرزادے مولوی محمد الحسنی نے '' جب ایمان کی بہار آئی'' کے نام سے اردو زبان میں منتقل کیا ۔ یہ کتاب، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے (۴۱)۔

(۲۶) جاہلیت کی بازگشت: یہ مولانا کا ایک عربی مضمون ہے ۔ اِس کا اردو ترجمہ ''شمس

تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے، جواب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ یہ کتاب ،مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے(۴۲)۔

(۲۷) چاند: علامہ اقبال کی ایک اردو نظم ہے۔ مولانا علی میاں نے ۱۶ برس کی عمر میں اِس کا عربی ترجمہ کیا اور خود علامہ اقبال سے اس کی داد وصول کی تھی۔ یہ کتاب ،مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے(۴۳)۔

(۲۸) حجازِ مقدس اور جزیرۃ العرب، اُمیدوں اور اندیشوں کے درمیان: مولانا علی میاں کے سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ خصوصی مراسم تھے، لیکن اِس کے باوجود بھی، اِس خیرخواہ اور دردمند دل رکھنے والے انسان نے اپنے ذاتی مصالح کے بجائے اسلام اور مسلمانوں کی خیرخواہی کی بات کی۔ اِس کی صحیح تصویر اُن کی اِس کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ کتاب بھی مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے(۴۴)۔

(۲۹) حدیثِ پاکستان: مولانا کی یہ کتاب ۱۹۷۸ء میں دورۂ پاکستان کے دوران مختلف اجتماعات، جامعات اور مدارس میں کی جانے والی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ ان تقاریر کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے؟ انہیں کیا توقعات وابستہ تھیں؟ اہل پاکستان کے فکرونظر میں کیا جھول ہے؟ اُنہیں منزل کے حصول کے لیے کیا کرنا چاہیے؟۔ اِس کتاب کو''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی، نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا(۴۵)۔

(۳۰) حدیث کا بنیادی کردار: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳۱) حضرت مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی دعوت: اِس کتاب میں مولانا الیاس کی سوانح ،اُن کی دعوت کے اسلوب کی توضیح، اور اُس کے اُصول ومبادی اور فکری اساس پر بحث کی گئی ہے۔ اسے کتب خانہ الفرقان، لکھنؤ، نے ۱۹۵۵ء میں اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا(۴۶)۔

(۳۲) حیاتِ عبدالحیٔ: اِس کتاب میں مولانا نے اپنے خاندان اور بزرگوں کے حالات

زندگی، اُن کی صفات اور تصنیفات کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ اس کتاب کو ''اردو مراٹھی پرکاشن''، پونہ، نے ۱۹۸۸ء میں اور ''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی، نے بھی شائع کیا(۴۷).

(۳۳) خواتین اور دین کی خدمت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے.

(۳۴) دریائے کابل سے دریائے یرموک تک: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے.

(۳۵) دستورِ حیات: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳۶) دو متضاد تصویریں: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳۷) دو ہفتے ترکی میں: یہ مولانا کا ایک مضمون ہے جو مجلّہ ''وائس آف اسلام'' میں شائع ہوا۔ اس بات کا ثبوت مولانا علی میاں کے ایک خط سے ملتا ہے جو اُنہوں نے پروفیسر خورشید احمد کے نام لکھا تھا۔ خط میں اِس مضمون کو اشاعت کے لیے بھیجنے کا ذکر کیا ہے(۴۸)۔

(۳۸) دین و مذہب: ۲۸ برس کی عمر میں، مولانا نے یہ مبسوط علمی مقالہ ''جامعہ ملیہ'' کی دعوت پر، ۱۹۴۲ء/۱۳۶۱ھ میں پڑھا، جو بعد میں ''دین و مذہب'' کے نام سے شائع ہوا(۴۹)۔

(۳۹) ذکرِ خیر: وہ کتاب، جس میں مولاناؒ نے اپنی والدہ ماجدہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۵۰)۔

(۴۰) ذوق و شوق: یہ مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے، جو اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے(۵۱)۔

(۴۱) ذہنی و اعتقادی ارتداد: یہ اصلاً مولانا کی عربی تصنیف ''ردہ ولا ابابکر لہا'' ہے، جسے ''المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا تھا۔ کتاب ''ذہنی و اعتقادی ارتداد'' اس کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مولانا علی میاں نے بیسویں صدی کے

آخری دور کو، عالم اسلام کے ''ارتداد'' کا دور قرار دیا ہے۔ یہ ارتداد ہمہ گیر اور قوت کے اعتبار سے انتہائی کامیاب ہے۔ مسلمانوں کا کوئی علاقہ اس سے محفوظ نہیں رہا ہے۔ اِس ارتداد کی ایک شکل عالم اسلام کے خلاف یورپ کی ثقافتی یلغار ہے اور دوسری مادہ پرستانہ فلسفے پر مبنی سماجی، معاشی اور سیاسی نظام زندگی کا پرچار اور فروغ ہے، جس کی بنیاد وحی، نبوت اور زندگی بعد موت (اور جوابدہی) کا انکار ہے۔ اِس ''ارتدادی طوفان'' نے اخلاقی اقدار کو یکسر بدل دیا ہے۔ نتیجتاً، حیوانی خواہشات کی تسکین ہی افراد اور قوموں کا منتہائے نظر قرار پا گیا ہے(۵۲)۔ اِس کتاب کے اہم حصوں کا اردو ترجمہ: ''ذہنی و اعتقادی ارتداد'' کے نام سے، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، نے بھی ۲۰۰۱ء میں تیسری مرتبہ شائع کیا ہے(۵۳)۔

(۴۲) ساقی نامہ: مولانا کے اس عربی مضمون کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے، جو اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۵۴)۔

(۴۳) سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ: مولانا علی میاں نے عصر حاضر کے بزرگ مشائخ کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں، جو ایک علیحدہ تاریخی اور صوفیانہ کام ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۵۵)۔

(۴۴) سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوری: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۵۶)۔

(۴۵) سیرت سید احمد شہید: مولانا علی میاں کی پہلی اہم اور بڑی کتاب ہے جو ۱۹۳۹ء (کے آغاز) مطابق ۱۳۵۷ھ میں شائع ہوئی(۵۷)۔ اس وقت مولانا کی عمر پچیس برس تھی(۵۸)۔ مولانا نے بعد میں اس کتاب کی دوسری جلد بھی لکھی(۵۹)۔ جو ۱۹۷۴ء / ۱۳۹۴ھ میں سامنے آئی(۶۰)۔ اس کتاب کی اولین اشاعت، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے، اور چوتھی اشاعت ، ایچ۔ ایم۔ سعید اینڈ کمپنی، کراچی، نے ۱۹۷۵ء میں کی۔

(۴۶) شاعرِ اسلام اقبالؒ: حیات و خدمات: یہ مولانا کا عربی مقالہ ہے جو ۱۹۵۱ء مطابق ۱۳۷۰ھ میں سعودی ریڈیو سے نشر ہوا۔ اِس کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا، اور اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۶۱)۔

(۴۷) شاہ ولی اللہ بحیثیت مصنف: مولاناؒ نے یہ مقالہ، مولانا محمد منظور نعمانی کے مجلّے ''الفرقان'' کے ''شاہ ولی اللہ نمبر'' کے لیے تحریر فرمایا تھا(۶۲)۔

(۴۸) شرقِ اوسط کی ڈائری: یہ کتاب اصلاً، اکتوبر ۱۹۵۱ء/ ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ میں، مشرقِ وسطیٰ کے ممالک اور تیسرے حج کے طویل سفر کے بعد ہندوستان واپسی پر مولانا کی لکھی ہوئی ڈائری ہے، جو ''مذکرات سائح فی الشرق العربی'' کے نام سے مصر سے چھپی۔ اِس کا اردو ترجمہ ''شرقِ اوسط کی ڈائری'' کے نام سے چند بار چھپا ہے(۶۳)۔

(۴۹) شکوہ اور مناجات: عربی مضمون کا ترجمہ جواب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۶۴)۔

(۵۰) صحبتے با اہلِ دل: یہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۱) طارق کی دعا: عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ نمبر ۲۱۱ پر موجود ہے۔ مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۲) طوفان سے ساحل تک: ''محمد اسد'' کی کتاب ''Road to Makkah'' کے عربی قالب ''الطریق الی مکۃ'' کا ترجمہ اور تلخیص ہے، جسے مولانا علی میاں نے مصنف کی اجازت سے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب ہر جویائے حق اور صاحب ذوق کے پڑھنے کے لائق ہے(۶۵)۔

(۵۳) عارفِ ہندی کی خدمت میں چند گھنٹے: مولانا علی میاں نے ۱۹۳۷ء/ ۱۳۵۶ھ میں علامہ اقبالؒ سے دوسری مرتبہ ملاقات کی، اور کئی گھنٹے علامہ کے التفات وارشادات سے فیض یاب ہوئے۔ اِس ملاقات کے تاثرات کو مولانا نے قلم بند کیا تھا، جو ''عارفِ ہندی کی خدمت

میں چند گھنٹے'' کے عنوان سے پنجاب کے ایک رسالے میں شائع ہوا(۶۶)۔

(۵۴) عالمِ عربی کا المیہ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۵) عصر حاضر میں دین کی تفہیم وتشریح: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی کتاب ''قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں''، ہی اِس کتاب کا اصل موضوع ہے۔ مولانا علی میاںؒ کو سید مودودیؒ کے تصورِ دین اور دعوتِ دین سے بنیادی اختلاف تھا۔ اِس کتاب میں مولاناؒ نے انتہائی شائستہ اور علمی انداز میں اِس اختلاف کی وضاحت کی ہے۔ مولانا کے نزدیک، سیاست میں دخول اور حکومت کا قیام، کارِ دین نہیں ہے۔ اِس ضمن میں اُنھوں نے جماعت کے دینی مزاج اور عبادات پر بھی بحث کی ہے(۶۷)۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے.

(۵۶) علم دائم کے رابطہ کی ضرورت وافادیت: یہ اُس تقریر کا عنوان ہے، جو مولانا علی میاں نے ''خدا بخش سالانہ خطبہ'' کے طور پر، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، میں ۱۶، اکتوبر ۱۹۷۷ء / شوال ۱۳۹۷ھ کو پیش کی تھی(۶۸)۔

(۵۷) قادیانیت۔ مطالعہ و جائزہ: مولانا علی میاںؒ نے یہ کتاب'' القادیانی والقادیانیہ '' کے عنوان سے عربی زبان میں لکھی تھی۔ اس تالیف کا مقصد عرب ممالک کے باشندوں کو قادیانی تحریک کے مضمرات ونتائج سے آگاہ کرنا تھا، کیونکہ اُس وقت یہ گروہ، ''قادیانیت'' کو پھیلانے میں سرگرم تھا، اور قادیانیت ہی کو اصل اسلام کے طور پر پیش کر رہا تھا۔ بعد میں اِس کتاب کو اُردو کا جامہ پہنا کر'' قادیانیت۔ مطالعہ و جائزہ'' کے عنوان سے شائع کیا گیا۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا نے اِس کتاب میں قادیانیت کے مؤسّسین، اُن کے عقائد اور دعوت کے تدریجی ارتقاء کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور قادیانیت کے بطلان کے ثبوت پیش کیے ہیں(۶۹)۔

(۵۸) کاروانِ ایمان وعزیمت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس

نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۹) کاروانِ زندگی: یہ کتاب مولانا علی میاں کی خودنوشت ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے اپنے حالات زندگی، تعلیمی مشاغل اور اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر جذبات کا اظہار بھی ملتا ہے۔ اس کتاب کو ''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی، نے شائع کیا ہے(۷۰)۔

(۶۰) کاروانِ مدینہ: مولانا سید أبوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۱) کلام اقبال میں تاریخی حقائق واشارات: یہ اردو مقالہ ہے جو ''اقبال کے کلام میں تاریخی حقائق واشارات'' کے نام سے، ''مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن امریکہ'' کی ایک مجلسِ علمی میں پڑھنے کے لیے لکھا گیا۔ اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' میں ''کلام اقبال میں تاریخی حقائق واشارات'' کے نام سے شامل ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۷۱)۔

(۶۲) مذہب وتمدن: یہ مولانا علی میاں کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے، جسے انہوں نے دینی مدارس کے طلباء کے مطالعہ کے لیے مفید قرار دیا ہے۔ مولانا نے اس کتاب کی افادیت کا ذکر اپنے ایک خط بنام ''مولانا محمد فضل'' میں کیا ہے(۷۲)۔ کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۳) مردمومن کا مقام: مولانا کے ایک عربی مضمون کا اردو ترجمہ ہے، جو ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے۔ اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۱۳۴ پر موجود ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۴) مسافرغزنی وافغانستان: مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۵) مسجدِ قرطبہ: مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۱۶۸ پر موجود ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس کتاب کو مجلس نشریاتِ

اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٦٦) مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش: اِس عنوان کے تحت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے نہایت وقیع تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ مولانا کی نظر میں، دارالعلوم ۔دیوبند، ندوۃ العلماء۔لکھنؤ کی تعلیمی تحریکیں، مولانا محمد الیاس کی اصلاحی تحریک، علامہ اقبال کی فکری تحریک، مصر اور برصغیر میں الاخوان المسلمون اور جماعت اسلامی کی تحریک دعوت و دین درحقیقت ایک ہی مقصد کے حصول کے متنوع راستے تھے۔ اِن تحریکوں کے تاریخی کردار کا جائزہ لیتے ہوئے، مولانا علی میاں اِن تحریکات کے اختلافِ فکر وعمل کو تنوع پر محمول کرتے ہیں، اور اِن کو باہم متضاد اور متعارض نہیں گردانتے۔ اس کتاب کو، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا(٧٣)۔

(٦٧) مطالعہ قرآن کے مبادی اُصول: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٦٨) معرکۂ ایمان و مادیت: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٦٩) منصبِ نبوت اور اُس کے عالی مقام حاملین: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٧٠) نبیٔ رحمت ﷺ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٧١) نقوشِ اقبال: اس کتاب میں مولانا علی میاں نے علامہ اقبال کی اہم نظموں اور متفرق اشعار سے اسلام کے بنیادی فلسفے، تعلیمات، روح اور ملتِ اسلامیہ کی تجدید و اصلاح کے لیے اقبال کے افکار کو دلنشیں نثری مضامین کے پیرائے میں ڈھالا ہے۔ اس کتاب میں فکر اقبال کے تمام اہم مباحث آگئے ہیں، جو اقبال کے تمام قارئین کے لیے یکساں مفید ہے۔ یہ کتاب '' مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۸۳ء میں شائع کی تھی۔ ''نقوشِ اقبال'' دراصل مولانا علی میاں کی عربی کتاب '' روائع اقبال کی اردو شکل'' ہے، جس کا اردو ترجمہ مولوی شمس تبریز

خاں نے کیا ہے۔ ''روائع اقبال'' دیارِ عرب میں اقبالیات کو متعارف کرانے والی وہ کتاب ہے، جس نے عربوں کو کلامِ اقبال کے صحیح ذائقے سے روشناس کرایا ہے(۷۴)۔

(۷۲) نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں: یہ امریکہ کے شہر'' شکاگو'' میں، اسلامی تنظیموں اور اداروں کے کارکنان سے ۱۹۷۷ء میں کیا جانے والا مولانا کا ایک نصیحت آموز خطاب ہے۔ اِسے کتابی شکل میں، مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام لکھنؤ، نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا(۷۵)۔ پھر، ''مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں'' کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا۔ اس کا مقدمہ مولانا محمد الحسنی نے قلم بند کیا ہے(۷۶)۔

حرفِ آخر

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات وافکار اور اُن کے علمی خدمات کے مختلف پہلو ؤں کو قلم بند کرنا ایک مختصر مقالے میں ممکن ہی نہیں ہے۔ مولانا علی میاںؒ نے کم وبیش ۱۸۷ چھوٹی بڑی کتب تحریر فرمائی ہیں۔ دنیا کے ۵۷، اسلامی ممالک میں شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہو جہاں اس یکتائے روزگار شخصیت کے تحریری یا تقریری اثرات بالواسطہ یا بلاواسطہ نہ پہنچے ہوں۔ راقم السطور نے اپنی اِس حقیر کاوش میں، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حالاتِ زندگی، اُن کی تعلیم و تربیت، اُن کی تدریسی اور علمی خدمات کو انتہائی مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس مقالے میں مولانا علی میاںؒ کی اُن ۷۲ معروف تالیفات، تصنیفات، خطبات اور تقاریر کا تعارف پیش کیا ہے جو یا تو عربی سے اُردو زبان میں منتقل ہو چکی ہیں یا پھر، اُردو زبان میں ہی لکھی ہوئی یا کی گئی تقاریر ہیں، اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تمام علمی اور عملی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اُن کو جنت کے اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اُن جیسی عظیم شخصیات سے نوازتا رہے۔ آمین!

☆.........................☆

حوالہ جات وحواشی

۱۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد ۲۰۰۲ء؛ دیکھیے مقالہ: سیّد رضوان علی ندوی، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔ سوانحی خاکہ۔''، دیکھیے: لفظ ''میاں'' ص ۱۷

۲۔ مولانا علی میاںؒ کی ان صفات کی گواہی متعدد اہل علم و دانش نے دی ہے۔ بطور مثال دیکھیے: سید سلیمان ندوی ص ۷، عبدالماجد دریا آبادی اور محمد منظور نعمانی ص ۸، مولانا مسعود عالم ندوی ص ۱۴، جلیل احسن ندوی ص ۱۶۴، نصر اللہ خان عزیز ص ۱۵۵، خورشید احمد صفحات ۱۳۔۱۸، ظفر اسحاق انصاری ص ۱۰، سفیر اختر ص ۱۱، سید رضوان علی ندوی ص ۱۷، سید ابوبکر غزنوی ص ۱۷۹، خالد علوی ص ۱۶۸، محمد طفیل ہاشمی صفحات ۱۸۷۔۱۹۱، محمد الغزالی ص ۲۴۳، خورشید رضوی ص ۲۱۳،
فضل الرحیم ص ۲۳۷۔ کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکور۔

۳۔ اس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

(۱) ''جوہر تقویم'' ضیاء الدین لاہوری، ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۹۴ء

(۲) ''تقویم تاریخی'' عبدالقدوس ہاشمی، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء

۴۔ ڈاکٹر ارشد اسلم، "Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His Career & works(1914-1999)" ہمدرد اسلامکس،

جلد۲۷،شمارہ ۱،ص۴۲۔ پروفیسر خورشید احمد نے مولانا علی میاں کی تاریخ پیدائش ۱۱محرم۱۳۳۳ھ / جنوری ۱۹۱۴ء بیان کی ہے۔ دیکھیے:''ترجمان القرآن''، جلد۱۲۷،عدد۲،فروری۲۰۰۰ء/ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ،ص۶۷۔ اورسید رضوان علی ندوی نے تاریخ پیدائش ۶ محرم۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ نومبر۱۹۱۴ء بیان کی ہے۔ دیکھیے:سیّد رضوان علی ندوی،''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔سوانحی خاکہ۔''کتاب:''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''،ترتیب وتدوین:سفیر اختر،حوالہ مذکورہ،ص۷۷

۵۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، جلد۱۲۷،عدد۲،فروری۲۰۰۰ء /ذو القعدہ ۱۴۲۰ھ،ص۶۷، اور ایم۔ایچ۔فاروقی، "Impact International" مجلد۳۰،شمارہ۲،فروری ۲۰۰۰ء،ص۴۷

۶۔ سیّد رضوان علی ندوی، مقالہ:''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔سوانحی خاکہ۔'' کتاب:''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب و تدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکور،۷۱۔۷۸۔ (خانوادہ حضرت شاہ علم اللہ رائے بریلوی، جس کے ایک فرد''سید احمد شہید'' بانی''تحریک اصلاح وجہاد'' تھے)۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: خورشید احمد،''ترجمان القرآن''، حوالہ مذکور،ص۶۷

۷۔ مولانا حکیم سید عبدالحیٔ لکھنوی:''نزھۃ الخواطر'' جلد اوّل۔مزید تفصیل: سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکور بالا،ص۷۳

۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی،''ذکر خیر''،مجلس نشریاتِ اسلام،کراچی، ۱۹۷۷ء، صفحات۲۲۔۲۳ اور۴۶۔۴۷

۹۔ خورشید احمد،''ترجمان القرآن''،حوالۂ مذکور،ص۶۷، نیز: سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکور،صفحات ۷۷۔۷۸

۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: ایضاً حوالۂ بالا

۱۱۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مضمون:''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''،کتاب:''مولانا

سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالۂ مذکور، صفحات ۲۱۔۵۸۔ نیز: سیّد رضوان علی ندوی، ،صفحات ۷۱۔۹۳۔ نیز: خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالۂ مذکورہ، ص ۶۸

۱۲۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکور، ص ۷۱، ص ۸۰۔۸۱

۱۳۔ ایضاً، صفحات ۷۸۔۸۳

۱۴۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی'' لکھنؤ، اشاعتِ دوم، ۱۹۴۴ء، صفحات ۱۳۹۔۱۴۰، اور صفحات ۲۹۴۔۲۹۵۔ مزید دیکھیے: عبداللہ عباس ندوی ''میرِ کاروان''، مجلسِ علمی نئی دہلی، ۱۹۹۱ء، ص ۶۱۔ مزید دیکھیے: ڈاکٹر ارشد اسلم، "Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His Career & works(1914-1999)"، ہمدرد اسلامِکَس، جلد ۲۷، شمارہ ۱، ۲۰۰۲ء، ص ۴۵

۱۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۸۳

۱۶۔ ایضاً، حوالۂ بالا

۱۷۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۹۰

۱۸۔ سفیر اختر، حوالۂ مذکورہ، دیکھیے خط بنام: مولانا محمد فضل، ص ۲۶۳

۱۹۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۵

۲۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۷۰

۲۱۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۴۶

۲۲۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۵۱، دیکھیے: محمد صدیق خان شبلی، مقالہ: ''نقوش اقبال'' کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'' حوالہ مذکورہ، ص ۱۴۹

۲۳۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۷۳ اور ص ۹۷

۲۴۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکور، ص ۲۸

۲۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکور، ص ۱۱۶

۲۶۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ مذکور، ص ۹۷

۲۷۔ خورشید رضوی، مقالہ: ''مولانا علی میاں بحیثیت ادیب''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'' حوالہ مذکور، ۲۱۵

۲۸۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکور، ص ۲۳۷

۲۹۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''پا جا سراغِ زندگی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۸ء، صفحات ۸۴۔۹۰

۳۰۔ محمد طفیل ہاشمی، مقالہ: ''مولانا علی میاں کا پیغام۔ اُمت مسلمہ کے نام''، کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ص ۱۸۷

۳۱۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''پرانے چراغ'' مکتبہ فردوس'' لکھنؤ، ۱۹۷۵ء، صفحات ۲۰۷۔۲۱۸، دیکھیے: سہیل حسن، مقالہ: ''عرب دنیا، عربی زبان وادب اور مولانا علی میاں''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکور، ص ۲۳۵، حواشی نمبر ۱

۳۲۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالہ مذکور، ص ۱۷

۳۳۔ محمد طفیل ہاشمی، مقالہ: ''مولانا علی میاں کا پیغام۔ اُمت مسلمہ کے نام''، کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکور، ص ۱۹۰

۳۴۔ خالد علوی، مقالہ: ''ایک سچا داعی''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالۂ مذکور، ص ۱۷۵

۳۵۔ ڈاکٹر ارشد اسلم، Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His career & works, Hamdard Islamicus، جلد ۲۷، شمارہ ۱، ۲۰۰۲ء، ص ۴۷، اور سیّد رضوان علی ندوی، حوالہ مذکور، ص ۸۹

۳۶۔ ایضاً، حوالۂ بالا

۳۷۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب''۔ دیکھیے: خالد علوی، مقالہ: ''ایک سچا داعی''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب و تدوین: سفیر اختر، حوالۂ مذکور، ص ۱۸۱

۳۸۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''تحفۂ پاکستان'' مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۹۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''تذکرہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی

۴۰۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''تزکیہ واحسان یا تصوف وسلوک''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی

۴۱۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''جب ایمان کی بہار آئی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت۔ن، ص ۳

۴۲۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکور، ص ۲۳۲

۴۳۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت ن، ص ۲۴۱

۴۴۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''حجازِ مقدس اور جزیرۃ العرب، اُمیدوں اور اندیشوں کے درمیان''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی

۴۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''حدیث پاکستان''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۴۶۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''حضرت مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی دعوت''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۴۷۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''حیاتِ عبدالحی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی

۴۸۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ بالا دیکھیے: مولانا علی میاں کا خط، بنام پروفیسر خورشید احمد، ص ۲۹۹۔۳۰۰

۴۹۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکور، ص ۸۸

۵۰۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''ذکر خیر''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۷ء

۵۱۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالۂ مذکور، ص ۱۸۵

۵۲۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''ردہ ولا ابابکر لھا''، المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، ۱۹۸۰ء

۵۳۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''ذہنی واعتقادی ارتداد''، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعت سوم، ۲۰۰۱ء

۵۴۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالۂ مذکور، ص ۲۱۶

۵۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت ن۔

۵۶۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوری''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت ن۔

۵۷۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، دیکھیے افتتاحیہ: خورشید احمد، ص ۱۶

۵۸۔ سید رضوان علی ندوی، حوالہ مذکور، ص ۸۸

۵۹۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکور، ص ۵۶

۶۰۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکور، ص ۱۳۷

۶۱۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالہ مذکور، ص ۴۳، اور حواشی نمبر ۱، ص ۵۰

۶۲۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''، حوالہ مذکورہ، ص ۴۵

۶۳۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکور، ص ۸۷

۶۴۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالہ مذکور، ص۲۶۳

۶۵۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''، حوالہ مذکور، ص ۳۹

۶۶۔ ایضاً، حوالہ بالا، ص۲۱

۶۷۔ خالد علوی، مقالہ: ''ایک سچا داعی''، حوالۂ مذکور، ص۱۷۲

۶۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''، حوالہ مذکور، ص ۴۸، دیکھیے: اضافہ از مرتب

۶۹۔ نصراللہ خان عزیز، مقالہ: ''قادیانیت ۔ مطالعہ و جائزہ''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ بالا، صفحات ۱۵۵۔۱۶۰

۷۰۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی''، حوالہ مذکور

۷۱۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالہ مذکور، ص۲۹۳

۷۲۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکور، دیکھیے خط بنام: مولانا محمد فضل، ص۲۶۳

۷۳۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۸۱ء

۷۴۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالۂ مذکور

۷۵۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں''، مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء

۷۶۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

☆..................☆